قارئین بنام مدیر

افکار و تاثرات

- ترکی میں انتخابات
- مسلمان سلاطین کا ادب قرآن
- دینی لٹریچر کے فروغ پر خصوصی توجہ

ترکی کے انتخابات

ترکی میں اتاترک کا منحوس دور ختم ہو رہا ہے اور درخشاں اور تابناک مستقبل سامنے نظر آ رہا ہے ترکی میں حالیہ انتخابات میں مغرب نوازوں کی شکست ہوئی ہے جس سے یورپ و امریکہ غیر معمولی پریشانی ہوئی، ترک پارلیمنٹ کی ۴۵۰ نشستوں کے لیے انتخابات میں کسی پارٹی کو مطلوبہ اکثریت ۲۲۶ نشستیں نہیں ہو سکیں۔ مگر اندازہ ہے کہ ماضی میں ملک میں چھ مرتبہ وزارت عظمیٰ کے عہدے پر فائز رہنے والے اور دو مرتبہ کے ہاتھوں معزول کیے جانے والے لیڈر سلیمان ڈیمریل صدر کی مخالف جماعتوں کے ساتھ مل کر مخلوط حکومت بنائیں گے اور ساتویں مرتبہ وزارت عظمیٰ کے منصب پر منتخب کر لیے جائیں گے۔

نئے انتخابات سے جو نیا سیاسی نقشہ ابھرا ہے اس میں بالترتیب قدامت پسند، ترقی پسند، سوشلسٹ اور پرست عناصر پارلیمنٹ میں مخلوط طور پر ایک ایسی حکومت تشکیل دے سکتے ہیں جو مدر لینڈ پارٹی کے آٹھ سالہ اقتدار کی اقتصادی، معاشی اور بین الاقوامی سیاسی پالیسیوں کی خرابیوں کو اجاگر کر کے برسر اقتدار رہ سکتی ہے، البتہ باقی ہے کہ احیائے اسلام کی داعی رفاہ پارٹی جو تیسری بڑی جماعت کی حیثیت سے ابھری ہے اور اس کے نجم الدین اربکان ہیں پارلیمنٹ میں سلیمان ڈیمریل کے ساتھ بیٹھنا پسند کرتے ہیں، یا وہ سکولر آئین کی مخالفت کو اسی کے ساتھ جاری رکھتے ہیں جتنی انتخابی مہم کے دوران رہی۔ لیکن مبصرین کا کہنا ہے کہ نجم الدین کی کامیابی کے امکانات روشن ہیں، کیونکہ آئندہ سال صدارتی انتخابات میں سلیمان ڈیمریل کے لیے نجم الدین اربکان کی حمایت حاصل کرنے علاوہ اور کوئی چارہ نہ ہوگا۔ اسی توقع پر دونوں پارٹیوں میں اتحاد کا زیادہ امکان ہے۔

ترکی کے تین کروڑ ووٹروں نے حکمران پارٹی کو مسترد کر کے اپنے رجحان اور ملک کی منزل کو متعین کر دیا ہے یہ اتنی بڑی کامیابی ہے جس سے استعماری طاقتوں کے درمیان کھلبلی مچ گئی ہے اور انہوں نے ذرائع ابلاغ کی طاقت کو دین پسندوں کے خلاف مہم میں لگا دیا ہے۔ لیکن ترک عوام کی بیداری اور روس کے زیر اثر مشرقی یورپ بیداری کی لہروں نے انقلاب کی لکیروں کو واضح کر دیا ہے ان کو نظر انداز کرنا مشکل ہے۔